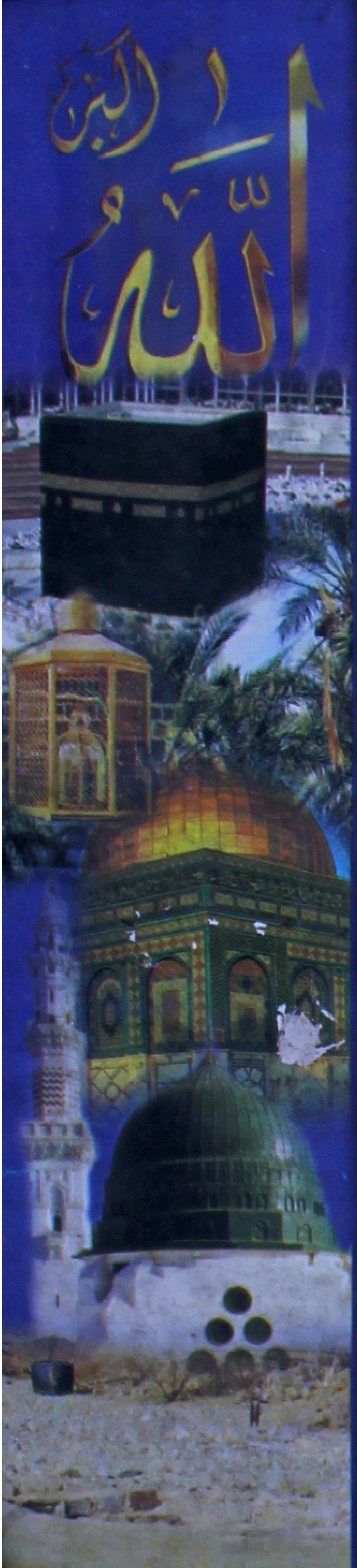
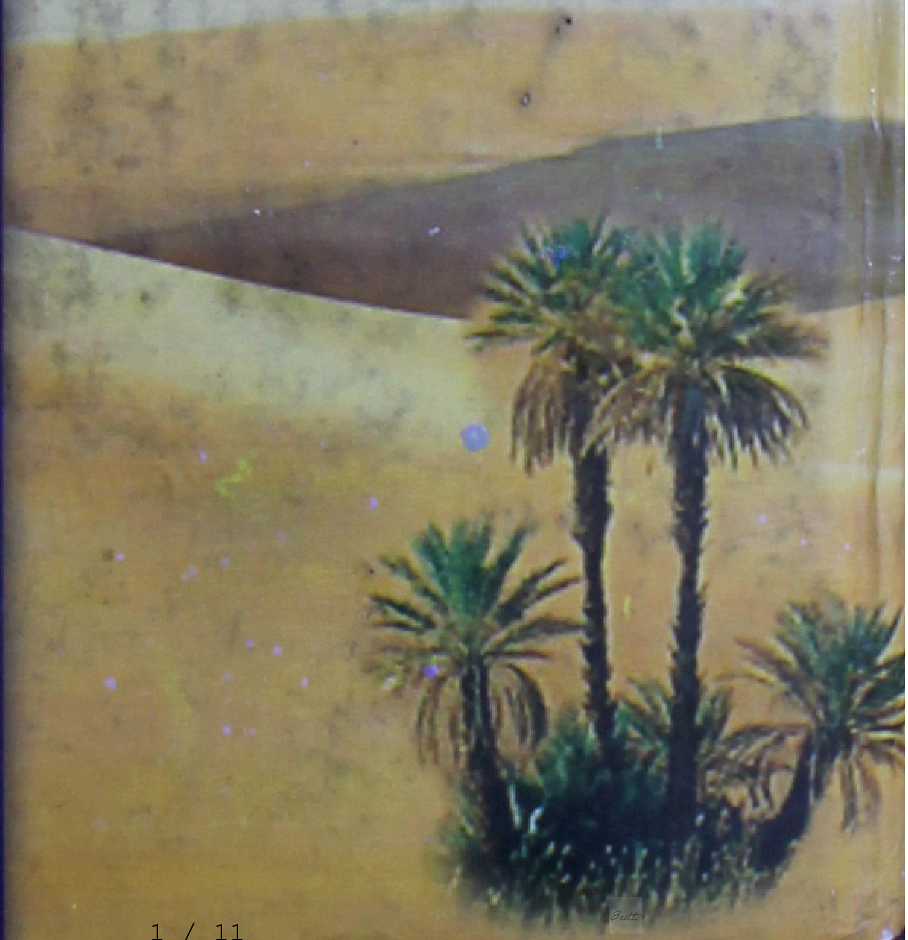


قصص الانبیاء



وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ

قِصَصُ الانبیاءؑ

مترجم

تصحیح وجدید موضوع بندی

: حامد سُلطان قادری

ممتاز اکیڈمی

اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان

7230718

نام کتاب : ——— قصص الانبیاء
بتصحیح و جدید موضوع بندی ——— حامد سُلطان قادری
ناشر : ——— شکیل ممتاز
پرنٹر : ——— پرنٹرز لاہور
کتابت : ——— بشیر احمد
قیمت : ——— روپے

بیان حضرت سلیمان کا مبتلا ہونا رنج میں بعض سہو و تقصیرات کی وجہ سے

جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے شہر صیدون سے مراجعت فرمائی تو راستے میں آتے وقت اس بادشاہ کی بیٹی سے کہنے لگے کہ اے نیک بخت تو ایمان لے آ اور مسلمان ہو جا اس نے جواب دیا کہ بیشک میں مسلمان ہو لوں گی لیکن مجھ کو میرے باپ سے ملاقات کراؤ۔ پھر یہ سُنکر حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے باپ کو مار ڈالا گیا ہے اس کو تم کیونکر دیکھو گی۔ بہرکیف اس دختر کے کہنے سے حضرت سلیمان نے اس کے باپ کا سر منگوا کر اس کو دکھایا۔ وہ دختر بیہوش ہو کر گر پڑی۔ پھر وہ کافی عرصہ کے بعد ہوش میں آئی اور بہت ہی گریہ زاری کرنے لگی۔ حضرت سلیمانؑ نے اس کو بہت پیار کیا اور اس کی ہر طرح سے دلداری کی۔ پر اس کی خاطر جمع نہ ہوئی۔ آخرالامر وہ دین اسلام سے مشرف ہوئی۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام اس کو اپنے نکاح میں لائے اور اس کو بہت چاہتے تھے ایک دن ابلیس لعین نے صورت آدمی کی بن کر اس دختر سے جا کر کہا کہ اے لڑکی تو بادشاہ زادی ہے کیوں اپنے باپ کی صورت بنا کر نہیں پوجتی تا کہ تیرے باپ کی روح تجھ سے خوش رہے جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں تجھ سے خوش تھا۔ اور خبردار یہ بات حضرت سلیمان سے مت کہنا۔ اس بات کو چھپا کر رکھنا۔ تب وہ دختر اس شیطان سے اپنے باپ کی صورت بنا کر گھر میں مخفی پوجتی تھی، اور اس طرح وہ اپنا دل شاد رکھتی تھی اسی طرح سے چالیس دن گزر گئے۔ اور ایک دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس دختر سے کہا کہ تو ایمان لا کر مسلمان ہو جا پھر میں تجھ سے نکاح کر لوں گا یہ سُنکر وہ بولی کہ میں مسلمان ہوں گی اور میں تمہاری زوجیت بھی قبول کروں گی۔ اس شرط پر کہ آپ حکم دیں کہ میں اپنے باپ کی صورت بنا کر اپنے سامنے رکھوں اور اس صورت پرستی سے اپنے باپ کا دل خوش کروں اور میں غم مہجور بھول جاؤں۔

پس اس زمانے میں صورت بنانا شرع میں ممنوع نہ تھا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی بیبیوں سے زیادہ پیار کیا کرتے تھے۔ حضرت سلیمان نے ان کو تصویر بنانے کی اجازت دے دی پھر وہ مخفی طور پر اپنے باپ کی تصویر کو پوجتی تھی۔ ایک روایت میں آتا ہے

کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اسی وجہ سے چند روز بلا میں مبتلا رہے اور شاہی تخت اور حکومت سے معزول رہے اور بعض نے یوں بھی روایت کی ہے کہ دختر عنکبود نے کہا کہ اے حضرت سلیمانؑ آج عید قربان ہے کچھ قربانی کرنی چاہیے اور بعض نے یوں بھی روایت کی ہے کہ دختر عنکبود نے کہا اور ٹڈی کا قربانی کرنا ثواب ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ٹڈی میں گوشت نہیں ہوتا لہٰذا اس کو ذبح کرنے سے کیا فائدہ ہے تم اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کرو تو اس میں ثواب ہے۔ وہ بولی نہیں میں تو ٹڈی ہی ذبح کروں گی اور ٹڈی سے اس کی غرض یہ تھی کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام شہر صیدون میں جا کر اس کے باپ سے لڑے تھے تو اس وقت بھی ٹڈی نے آکر اس کے باپ کی آنکھیں کھالی تھیں اور وہی بغض اس کے دل میں تھا تاکہ اس سے وہ اپنے باپ کا انتقام لے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ بات یاد نہ تھی سہواً فرمایا کہ اچھا تم منگوا کر اس کو ذبح کرو تب اس نے ایک ٹڈی کو منگوایا اور عداوتاً اس کو ذبح کیا۔ پس حضرت سلیمان کی بیوی نے یہ دو گناہ کیے تھے کہ اپنے باپ کی صورت بنا کر گھر میں پوجتی تھی اور یہ خبر حضرت سلیمان کو معلوم نہ تھی دوسرے یہ کہ ٹڈی کو بے گناہ ذبح کیا تھا۔ ان دو معصیت کے سبب حضرت سلیمان علیہ السلام چند روز بلا میں مبتلا ہوئے۔ پس اسے مومنو! یہ بات متحقق ہے کہ جس نیک مرد کے گھر میں بد عورت ہو اور اپنے شوہر سے چھپا کر گناہ کے کام کرے خواہ وہ علانیہ خواہ مخفی تو لازم ہے اور واجب ہے کہ عورت کے گناہ کے باعث اس کے شوہر پر آفت نازل ہوگی اور اس کا خاندان بھی ویران ہوگا جیسا کہ استاد شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

زنِ بد در سرائے مرد نیکو ہم دریں عالم است دوزخ او

اور اللہ تعالیٰ اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے: وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۔ ترجمہ: تحقیق آزمایا ہم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اور ڈال دیا ہم نے اوپر کرسی اس کی کے ایک دھڑ پھر اس نے رجوع کیا اللہ تعالیٰ کی طرف پس معاملہ یوں تھا کہ حضرت سلیمان جب استنجے کو جاتے تو خاتم اپنے ہاتھ کی نکال کر ایک خادم حرم کے حوالے کر جاتے تھے کیونکہ اس انگوٹھی پر اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا تھا اس لیے وہ اس کو

استنجے کے وقت اپنے ساتھ نہیں رکھتے تھے۔ایک دن مرضی الٰہی سے ایسا اتفاق ہوا کہ جنوں میں سے ایک جن نام اس کا صخرہ تھا اس نے صورت و شکل حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنا کر اس خادمہ یمینیہ سے جا کر انگوٹھی لے کر اپنی انگلی میں پہن کر تخت پہ جا بیٹھا اور جن سب کے سب اپنے اپنے عہدہ پہ فائز تھے۔ جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کی ملازمت میں کھڑے رہتے تھے ویسے ہی اس کے سامنے بھی سب آ کر حاضر ہوئے اور اسی طرح سے پرندے بھی آ گئے کر اپنے اپنے پروں سے سایہ کیا اور وہ صخرہ حکم و احکام جاری کرنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے استنجے سے فراغت پا کر اس خادمہ یمینہ سے اپنی انگشتری طلب کی وہ بولی کہ انگشتری تو حضرت سلیمان علیہ السلام لے گئے ہیں اور تم کون ہو جو مجھ سے انگشتری طلب کرتے ہو۔ یہ سنکر حضرت نے جواب دیا کہ میں سلیمان ہوں تم نے انگوٹھی کس کو دے دی وہ بہت زیادہ حیران و پریشان ہوئی اس نے ہر چند حضرت سے عرض کی لیکن وہ یقین نہ کرتے تھے پھر بذات خود حضرت سلیمان اپنے تخت کے قریب گئے تو وہاں جا کر دیکھتے ہیں کہ وہی صخرہ جن تخت پہ بیٹھا ہے اور انگوٹھی بھی اس کے ہاتھ میں ہے اور اس کے سامنے تمام جن و انس دربار عام میں با ادب کھڑے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے انسان سے کہا کہ میں سلیمان بن داؤد ہوں۔ لوگوں نے ان کی تکذیب کی اور دیوانہ جان کر جبر بدار نے وہاں سے نکال دیا اور بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام میں گردش آنے کا سبب یہ تھا کہ ان کی بے شمار بی بیاں تھیں ایک دن انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی شب میں تمام بی بیوں کے پاس جا کر جماع کروں اور ہر ایک بی بی ایک بیٹا جنے گی تو میرے بیٹوں کی تعداد بہت ہو جائے گی اور پھر جب وہ سب کے سب جوان ہو جائیں گے تو ہم سب کو لے کر جہاد فی سبیل اللہ کریں گے لیکن یہ ارادہ کرتے وقت انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا۔ اور پھر بموجب ارادہ انہوں نے اپنی بیبیوں سے اسی شب جماع کیا لیکن اللہ کی مرضی سے کسی بیوی کو کوئی حمل نہیں ہوا۔ ہاں ایک بیوی سے اس کے پیٹ سے آدھے دھڑ کا بچہ پیدا ہوا۔ یہ حال دیکھ کر پھر وہ انشاء اللہ نہ کہنے کے سبب سے بہت نادم ہوئے اور بعض روایات میں یوں بھی آیا ہے کہ ایک آنکھ اور

ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کا لوٹا کا پیدا ہوا۔ القصہ جب ان جنوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نہ پہچانا اور کچھ تعظیم و تکریم بھی کی اور اس تخت گاہ سے باہر نکال دیا۔ پس وہاں سے نکل کر بیت المقدس میں جا کر تین دن تک سجدہ میں پڑے روتے رہے۔ پھر بے طاقتی سے مارے بھوک کے مسجد سے نکل کر کسی بنی اسرائیل کے گھر جا کر کھانے کو مانگا لیکن کسی نے بھی ان پہ کچھ التفات نہ کیا۔ پھر وہاں سے مایوس ہو کر شہر میں آئے اور یہاں پر بھی کھانے کی تمنا کی اور بہت جگہ کوشش کی اتفاقاً یہاں بھی کسی نے بھی ان پہ کچھ التفات نہ کی۔ پھر نوکری کی خواہش ظاہر کی لیکن کسی نے بھی نوکر نہ رکھا پھر یہاں سے بھی بھوکے پیاسے نکل کر دریا پہ گئے مچھلی والوں کو مچھلیاں شکار کرتے ہوئے دیکھا ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ مجھ کو نوکر رکھ لو اور ہم تمہارا کام کریں تب ماہی گیر نے ان کو دو مچھلیاں دینی ہر روز مقرر کیں اور نوکر رکھ لیا آخر تمام دن گزارات کے وقت دو مچھلیاں مزدوری میں ان کو ملیں ان میں سے ایک مچھلی بازار میں بیچ کر روٹی مول لی اور دوسری مچھلی کو تل کر روٹی کے ساتھ کھائی اور پھر اللہ کا شکر بجا لائے اسی طرح پر چالیس روز تک اپنی روزی پیدا کر کے کچھ آپ کھاتے اور جو باقی بچتی وہ محتاجوں کو دیتے اور پھر تمام رات عبادت میں مشغول رہتے اور توبہ استغفار کرتے اور چالیس دن صخرہ جن نے حضرت سلیمانؑ کے تخت پہ بیٹھ کر بادشاہی کی مگر آدمی اور جن کو اس کے طور طریقہ سے کچھ معلوم معاملہ ہوا کہ جن ہے تخت پہ بیٹھ کر سلطنت کر رہا ہے اور یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نہیں ہیں۔ مگر یہ راز دلی کسی سے ظاہر نہیں کرتے۔ اور آصف جن سلیمان علیہ السلام کا وزیر اعظم بڑا عقلمند و ہوشیار تھا جس دن سے وہ تخت پر بیٹھا اور اپنا حکم جاری کرنے لگا اسی دن سے وہ آصف جن اس بات کا متلاشی اور متردد ہوا کہ آج چالیس دن سے یہ شخص تخت پر بیٹھ کر حکومت کرتا ہے کون ہے اور یہ تو یقین ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نہیں ہیں۔ بالآخر آصف جن نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیبیوں سے جا کر پوچھا کہ آج حضرت سلیمان علیہ السلام کہاں ہیں کیا تمہارے پاس تشریف لاتے ہیں یا نہیں وہ بیمنہ خادمہ کہ جس کے ہاتھ سے سلیمان علیہ السلام کام لیتے تھے وہ بولی کہ آج چالیس دن ہوئے ہیں ہم لوگ حضرت سلیمان علیہ السلام کو نہیں دیکھتے ہیں اور نہ ہمارے پاس تشریف لاتے ہیں اور اپنی خاتم بھی مجھ کو نہیں دیتے شاید اور

کہیں تشریف لے گئے ہوں گے یا تورع دیگر ہوا ہوگا۔ پس آصف جن نے یہ سنکر میمنہ سے کہا بہت اچھا میں ابھی معلوم کرلیتا ہوں اسی وقت اس نے چالیس آدمی توراۃ خواں کو بلاکر تخت گاہ میں لے جاکر توراۃ سب کے ہاتھ میں پڑھنے کے لیے دی جب وہ لوگ توریت پڑھنے لگے تب وہ صخرہ جن جو تخت پر بیٹھا تھا۔ یہ کلام الٰہی سُنکر تخت پر نہ ٹھہر سکا آخر وہاں سے الگ ہوکر اس تخت سے ایک کنارے پر جا بیٹھا تھا پھر وہاں بھی نہ ٹھہر سکا وہ وہاں سے بھی بھاگا اور وہ خاتم حضرت سلیمانؑ کی دریا میں ڈال کر چلا گیا مرضی الٰہی سے ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام ان مچھلی والوں کی نوکری بجالاکر تھکے ماندے دریا کے کنارے سو رہے تھے اچانک سانپ آیا اور ایک سبزا اپنے منہ میں لے کر ان پر ہوا کر رہا تھا۔ ایک مچھیرے کی بیٹی تھی اور وہ صاحب جمال تھی۔ ہر روز اپنے باپ کا کھانا دریا کے کنارے لایا کرتی تھی اس نے حضرت سلیمانؑ کو دریا کے کنارے سوتا دیکھا اور وہ دیکھ کر حیران ہوئی کہ ایک آدمی سوتا ہے اور ایک سانپ ان پر ہوا کر رہا ہے وہ دختر دراصل بالغہ تھی یہ حال دیکھ کر اس نے اپنے باپ سے جا کر کہا اے ابا جان مجھ کو تم اس شخص سے بیاہ دو تو بہت بہتر ہوگا اور میں اس کے سوا کسی دوسرے سے بیاہ نہ کروں گی۔ تب وہ ماہی گیر اپنی بیٹی کو لے کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس گیا اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام سوتے تھے ان کی آہٹ سے وہ جاگ اٹھے۔ اس شخص نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ میں اپنی بیٹی سے تم کو بیاہ دوں گا حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی میں تو تمہارا نوکر ہوں اور میں نوکری کرکے پیٹ پالتا ہوں اور مجھ کو روزمرہ دو مچھلیاں اجرت حضور سے ملتی ہیں انہیں کو کھاتا ہوں بتلایے کہ میں آپ کی بیٹی کی خوراک اور مہر کہاں سے دوں گا۔ یہ سُنکر وہ بولا کہ میری بیٹی آپ سے مہر نہیں چاہتی ہے اور کھانے کو میں دیتا رہوں گا یعنی کھانا میرے ذمے ہے۔ بالآخر حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ بات اس کی قبول کرلی اور اس کے ساتھ اس کے مکان پر جاکر اسی کی بیٹی سے بیاہ کرلیا۔ پھر توبہ استغفار کرکے اللہ کی عبادت میں مشغول ہو گئے فی الجملہ اس صخرہ جن نے جو انگشتری حضرت سلیمان علیہ السلام کی دریا میں ڈال کر بھاگا تھا اس انگشتری کو ایک مچھلی نگل گئی تھی اور تمام مچھلیاں دریا کی اس انگوٹھی کے سبب سے اس مچھلی کی مطیع و فرمانبردار ہو رہی تھیں۔ دوسرے دن سب ماہی گیر

حضرت سلیمان علیہ السلام کو لے کر اس دریا میں جہاں انگشتری حضرت سلیمانؑ کی صخرہ جن نے ڈالی تھی وہاں مچھلی کے شکار کو گئے۔ اللہ کے حکم سے وہ مچھلی کہ جس نے انگشتری حضرت سلیمان علیہ السلام کی نگلی تھی وہ جال میں پکڑی گئی۔ پس مچھیرے نے اس مچھلی کو اور دو اور مچھلیوں کو لاکر حضرت سلیمان علیہ السلام کی اجرت دی۔ پس حضرت سلیمانؑ نے ان تینوں کو لے کر ان میں سے دو مچھلیوں کو بیچ ڈالا اور ایک مچھلی اپنی بیوی کے حوالے کی کہ اس کو ذبح کر کے صاف کرو۔ جب ان کی بیوی نے اس مچھلی کا پیٹ چیرا تو وہ انگشتری حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس کے شکم سے نکل پڑی۔ اس کی روشنی سے سب گھر میں اجالا ہو گیا۔ مچھیرے کی بیٹی یہ عجوبہ دیکھ کر بے اختیار پکار اٹھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی انگوٹھی پہچان کر اپنے ہاتھ میں پہن لی اور مرغان ہوا آکر سر پر سایہ فگن ہوئے اور جن و انسان جمیع خلق ان کی ملازمت میں بدستور سابق آکر حاضر ہوئی اور ہوا نے شاہی تخت لاکر موجود کر دیا۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی بیوی ماہی گیر کی بیٹی سے کہا کہ میں سلیمان ابن داؤد ہوں، اور تمام احوال اپنا اول سے آخر تک بیان کیا اور اس وقت ہوا کو حکم کیا تب ہوا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو تخت سمیت اپنے مکان خاص پہ پہنچا دیا اور جتنے ملازمان تھے سب نے آکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے دربار عام میں حاضری دی۔ پس حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے محل میں جاکر اس صیدونیہ عنکبود لعین کی بیٹی کو کہ جس کو شہر صیدون سے لاکر اپنے نکاح میں لائے تھے۔ وہ اپنے باپ کی صورت بنا کر گھر میں مخفی پوجتی تھی اس واسطے اس کو اور اس کے ساتھ چار ہزار لونڈیوں کو مروا دیا اور وہ کتابیں جادوگری کی تھیں جو ہر روز ہزیمت عنکبود لعین کے صخرہ جن اس شہر صیدون سے لوٹ کر لایا تھا اور اس جادو کے سبب سے اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خاتم ان کی خادمہ یمینہ سے لے کر چالیس دن تک سلطنت کی تھی اور حضرت کو دکھ میں ڈالا تھا اس کتاب کو بھی پارہ پارہ کر کے ڈال دیا۔ ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہندوستان میں بھی پہنچا تھا اسی سے لوگ اب تک جادوگری کرتے ہیں بعد اس کے حضرت سلیمان علیہ السلام نے صخرہ جن کو طلب کیا لیکن اس کو نہ پایا اور تمام جنوں کو حکم کیا ان لوگوں نے اپنی بھرپور کوشش کی لیکن معلوم نہ کر سکے۔ بہت کوشش

کے بعد معلوم ہوا پھر انہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے آکر کہا کہ اے نبی اللہ صخرہ جن آپ کے خوف سے بیچ سمندر کے جا کر چھپ گیا ہے اور بغیر کچھ حیلہ کیے اس کو پکڑ کر آپ کے پاس نہیں لا سکتے اگر آپ کا حکم ہو تو ہم لوگ کچھ جھوٹ بنا کر اس سے جا کر کہیں تو ممکن ہے کہ ہم لوگ اس کو پکڑ کر آپ کے حضور میں لا سکیں یہ سنکر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اچھا جاؤ۔ تب جنوں نے جا کر سمندر کے بیچ میں پکارتے تھے کہ اے صخرہ تو کہاں ہے اب نکل آ حضرت سلیمان علیہ السلام تو مر گئے ہیں اور وہ یہ سنکر سمندر کے بیچ میں سے نکل آیا۔ پھر اس کو جنوں نے گرفتار کر کے حضرت سلیمانؑ کے پاس حاضر کیا۔ چالیس دن حضرت سلیمانؑ نے اس کو عذاب قید میں رکھا اور بعد اس کے وہ شکنجے میں پتھر کے ڈال رکھا۔ کہتے ہیں کہ اب تک وہ شکنجے میں پڑا ہے اور قیامت تک اسی طرح شکنجے میں پڑا رہے گا پس اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے کئی برس تک حکومت کی اور بیت المقدس جو حضرت داؤدؑ نے بنایا تھا اس کو اور بھی بڑا کر کے بنوایا پھر جنوں کو حکم کیا کہ اس کی دیواریں سنگ سفید کی بناؤ کیونکہ وہ خوبصورت معلوم ہوتی ہیں تب بموجب ارشاد ان کے جنوں نے ویسا ہی کیا اور ستون بھی اس کے چالیس گز لمبے سنگ مرمر سے بنائے اور کواڑ دروازوں کے آبنوس لگائے اور ایک دروازے کا نام بھی باب داؤد اور دوسرے دروازے کا نام طوبیٰ اور تیسرے دروازے کا نام باب رحمت اور چوتھے دروازے کا نام نبی العربی آخر الزمان رکھا اور اس کی چھت بھی ساج لکڑی سے بنوائی تھی اور دیوار اس کی سونے سے زر اندودہ کی تھیں اور مسجد کے اندر قندیلیں چاندی کی لگائی تھیں اور قندیل میں تیل کی جگہ لعل شب چراغ تھا اس کی روشنی سے سب کچھ روشن ہو جاتا تھا اور گندھک سرخ سے قندیلوں کو ترتیب دیا تھا ایسا کہ تین کوس تک اس کی روشنی کی شعاع جاتی تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہی گندھک سرخ کیمیا ہے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی تھی۔ باتفاق ایک روز حضرت سلیمان علیہ السلام گنبد کے دروازے پر جو شیشے سے بنایا تھا اپنے عصا ٹیکے کھڑے تھے اللہ کے حکم سے ملک الموت حاضر خدمت ہو گئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ تم میری ملاقات کو آئے ہو یا میری روح قبض کرنے کو۔ یہ سن کر

ملک الموت نے کہا کہ میں تمہاری روح قبض کرنے کو آیا ہوں۔ یہ سنتے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا بہت اچھا مجھے ذرا پانی پینے کی مہلت دو اس کے جواب میں ملک الموت نے کہا میں اللہ کے حکم میں اب کچھ دیر نہیں کر سکتا ہوں اور اب آپ کے لیے پانی پینے کا حکم اللہ تعالیٰ کا نہیں ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اسی طرح ایک برس تک حضرت سلیمان علیہ السلام کی لاش بے جان عصا کے ٹیکے سے کھڑی تھی اور بعض روایات میں یوں بھی آیا ہے کہ دو مہینے تک ان کی موت کی خبر کسی کو نہ ہوئی۔ اور تمام اجنہ اسی طرح سے بیت المقدس کا کام انجام دیتے رہے یہاں تک کہ عصا ان کا گھن کھا گیا۔ اور لاش زمین پر گر پڑی۔ تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اتنے روز سے بے جان کھڑے تھے اس کے بعد تخت ان کا ہوا پر گیا اور وہ آدمیوں کی نظروں سے غائب ہو گیا اور تمام جن تاسف کرتے ہوئے چلے گئے۔ اس میں حکمت حکیم علی الاطلاق کی تھی کہ جن اپنی غیب دانی سے فخر کرتے تھے کہ ہم کو غیب کی بات معلوم ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے بطور آزمائش کے ان کو آزمایا۔ اگر وہ غیب کی بات جانتے تو حضرت سلیمان کی موت کی خبر ان کو معلوم ہوتی اور پھر وہ ذلت میں نہ رہتے۔ پس اللہ کی مرضی یہی تھی کہ جنوں کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے مرنے کی خبر نہ ہو ورنہ وہ سب چلے جاتے اور پھر بیت المقدس کی تیاری بھی نہ ہوتی یوں ہی زیر تعمیر مرمت رہ جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ: ترجمہ: پس جب فیصلہ کیا ہم نے اس پر موت کا تو پھر ہم نے نہ خبر کی اس کی موت کی کسی کو کھاتا رہا اس کا عصا کیڑا۔ پس جب گر پڑا پھر معلوم ہوا جنوں کو۔ اگر وہ جن خبر رکھتے غیب کی بات تو نہ رہتے ذلت کی تکلیف میں۔

اور دوسری روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جنوں کے ہاتھ سے بیت المقدس بنواتے تھے۔ جب معلوم ہوا کہ موت آپہنچی پھر انہوں نے جنوں کو پورا نقشہ تیار کر کے آپ شیشے کے مکان میں دروازے بند کر کے بندگی میں مشغول ہوئے اور بعد وفات ایک برس تک جن لوگ مسجد بناتے رہے اور جب مسجد پوری ہو چکی تو جس عصا پر حضرت سلیمان علیہ السلام ٹیک لگا کر کھڑے تھے گھن کھانے سے وہ گر پڑا۔ تب